جماعت   ششم

تاریخ 8 اپریل 2021

مضمون اسلامیات

سبق اللہ تعالیٰ پر ایمان صفحہ نمبر 1، 2 کی پڑھائی کی گئی۔

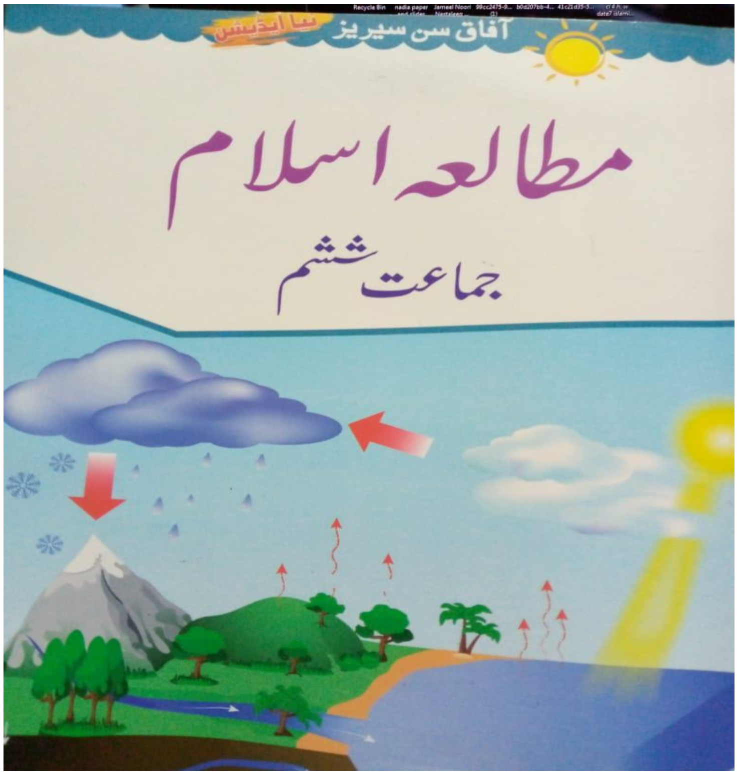
نیا ایڈیشن
آفاق سن سیریز
مطالعہ اسلام
جماعت ششم

سبق نمبر 1

اللہ تعالیٰ پر ایمان

مقاصد: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ و طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- اللہ تعالیٰ کو خالقِ حقیقی اور مالکِ کل مانتے ہوں۔
- کائنات میں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں پر غور و فکر کر سکیں۔
- بتا سکیں کہ پانی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔
- قرآنی آیات کی روشنی میں پانی سے وجودِ باری تعالیٰ پر استدلال کر سکیں۔
- عقیدۂ توحید کو اپنے دلوں میں پختہ کر سکیں۔

اتوار کا دن تھا۔ طارق اپنے دوستوں کے ساتھ دیر تک فٹ بال کھیلتا رہا۔ جب وہ گھر واپس آیا تو اسے سخت پیاس لگی ہوئی تھی۔ امی جان نے اسے ٹھنڈے پانی کا گلاس لا کر دیا۔ اس نے کرسی پر بیٹھ کر بِسْمِ اللّٰهِ کہا اور سنت کے مطابق تین سانسوں میں پانی پیا۔ اُس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا، اپنی امی کا شکریہ ادا کیا، پھر کہنے لگا: پانی بھی اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت ہے! قریب بیٹھے طارق کے ابا جان بولے:

ہاں بیٹا! پانی اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت اور نشانی ہے۔ قرآن مجید میں پانی کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اس پر غور و فکر کرنے کا حکم دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِىْ تَشْرَبُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ۝
(سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ 56: آیت نمبر 68، 69)

ترجمہ: کیا تم نے کبھی اس پانی پر غور کیا، جو تم پیتے ہو؟ کیا اسے بادلوں سے تم نے برسایا ہے، یا اس کے برسانے والے ہم ہیں؟

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات پر غور کرنے کی ترغیب دی ہے کہ جو پانی ہم پیتے ہیں، وہ ہم تک کیسے پہنچتا ہے؟ اور اسے پیدا کرنے والا کون ہے؟ اسے ہم کہاں کہاں استعمال کرتے ہیں اور یہ کس طرح ہماری زندگی میں سہولت پیدا کرتا ہے؟

طارق: ابا جان! کیا سائنس دان یہ معلوم کر چکے ہیں کہ یہ پانی جو ہم پیتے ہیں، ہم تک کیسے پہنچتا ہے؟

ابا جان: ہاں بیٹا! سائنس دانوں نے بہت محنت اور تحقیق کے بعد پانی کے اس زبردست نظام کو جان لیا ہے۔ اِس کو دورِ آب کا نظام (Water Cycle) کہا جاتا ہے۔

برائے اساتذہ

طلبہ و طالبات کو بتائیں کہ پانی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت اور نشانی ہے۔ انھیں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں پر غور و فکر کرنے کی ترغیب دیں تاکہ وہ ان نشانیوں کی مدد سے وجودِ باری تعالیٰ پر یقین کر سکیں۔ نیز انھیں اللہ تعالیٰ پر ایمان کی اہمیت اور عقیدۂ توحید کے انسانی زندگی پر اثرات سے بھی آگاہ کریں۔

طارق: ابا جان! یہ دورِ آب کا نظام کیا ہے؟
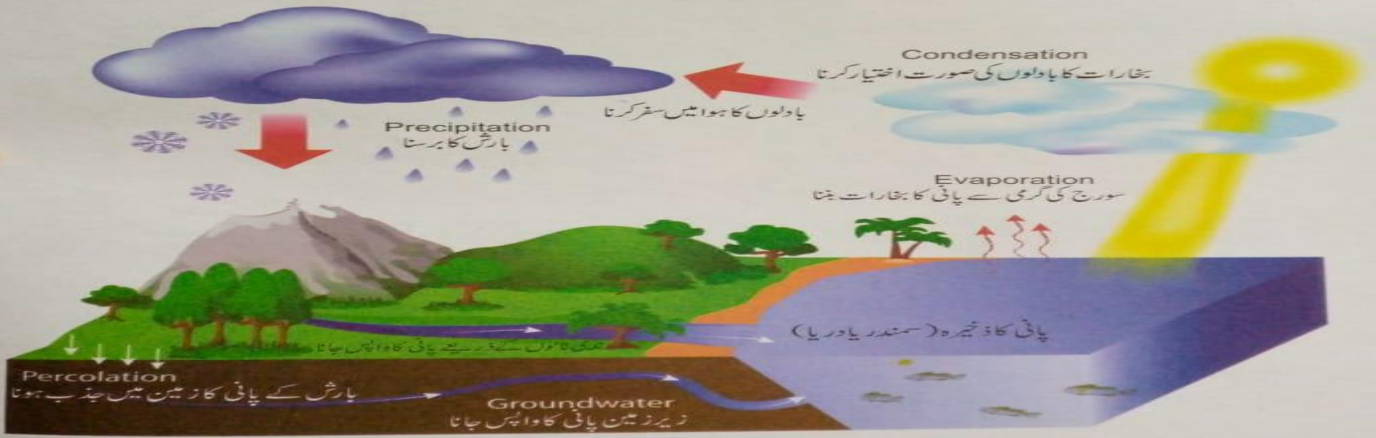
ابا جان: اللہ تعالیٰ نے زمین کے بہت بڑے حصے پر سمندروں، دریاؤں، نہروں اور ندی نالوں کی صورت میں پانی کے بہت سے ذخائر بنائے ہیں۔ سورج کی حرارت سے پانی بخارات بن کر بلندی کی طرف چلا جاتا ہے اور بادلوں کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ یہ بادل ہوا میں اِدھر اُدھر تیرتے رہتے ہیں۔ زمین سے بلندی پر فضا میں بہت ٹھنڈک ہوتی ہے۔ جب بادل کسی زیادہ ٹھنڈی جگہ پر پہنچتے ہیں تو ان میں موجود پانی کے ننھے قطرے ٹھنڈے ہو کر ایک دوسرے میں مل جاتے ہیں۔ اس طرح یہ بڑے قطروں کی صورت اختیار کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ پھر جب یہ قطرے ہوا سے زیادہ وزنی ہو جاتے ہیں تو بارش کی صورت میں زمین پر برسنے لگتے ہیں۔ بارش کا کچھ پانی زمین کے اندر جذب ہو جاتا ہے اور کچھ ندی نالوں اور دریاؤں میں سے ہوتا ہوا سمندر میں واپس چلا جاتا ہے۔ زمین میں جذب شدہ پانی کو انسان مختلف طریقوں سے نکال کر استعمال کرتے ہیں۔